مِثْلَهُ مَعَهُ

اہل حدیث اور دیوبندیوں کا

غلیظ مین ہول

تحقیق اور تبصرہ: ابو حیان سعید

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ .

یہ روایت "فتنہ انکار قرآن" کی ابتدا ہے۔

اگر ابوحنیفہ، مالک، شافعی، ابن حنبل، اوزاعی، زید، جعفر صادق اپنے
پیروکاروں کو یہ نصیحت کریں کہ گدھے، خنزیر اور ہاتھی کا پاخانہ کھایا
جائے تو کیا تمام دیوبندی، اہل حدیث، سلفی، شیعوں کو کھانا چاہیے؟ حمید الدین
فراہی، امین احسن اصلاحی، سید مودودی، ڈاکٹر اسرار احمد، شفیع عثمانی،
احمد رضا بریلوی ان غلیظ روایتوں کو کیسے منظور کر سکتے ہیں؟
...تیسرے درجے کے غلیظ شیطانی لوگ

میں انکار قرآن کی اس روایت کو امام شافعی کی مسند شافعی، امام ابوداؤد السجستانی کی سنن ابوداؤد اور معروف تفسیر "نظم القرآن از امام حمید الدین فراہی کے ساتھ ساتھ علامہ امین احسن اصلاحی کے افکار پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔
سب سے پہلے میں نظم القرآن کے دیباچے کا حوالہ دیتا ہوں جسے آمین احسن اصلاحی صاحب نے بیان کیا ہے۔
آمین احسن اصلاحی صاحب نے بیان کیا کہ امام شافعی نے کہا کہ یہ روایت رسول کریم ﷺ سے مربوط ہے أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ
مطلب مجھے قرآن کے جیسی ایک اور چیز دی گئی ہے یعنی احادیث بھی وحی کے ذریعے دی گئیں۔
اور تینوں افراد امام شافعی، امام حمید الدین فراہی اور علامہ امین احسن اصلاحی اس دعوے کے قائل ہیں۔
میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر امام شافعی کے ہوش و حواس گم ہیں تو کیا ان کے طرز عمل پر عمل کرنا واجب ہے؟

امام شافعی کے بعد اس غلیظ روایت کو ابوداؤد سجستانی نے اپنی کتاب "سنن ابی داؤد" میں بیان کیا ہے جو صحاح ستہ کی ایک اہم کتاب ہے۔ دیکھیے حدیث نمبر 4604
اگر کوئی اس حدیث کو غور سے پڑھے تو یہ ایک بہت ہی مضحکہ خیز لطیفہ لگے گا۔ یقین نہ آئے تو سنن ابی داؤد میں یہ لطیفہ پڑھ لیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ " أَلاَ إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلاَ يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلاَلٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ أَلاَ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الأَهْلِيِّ وَلاَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلاَ لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلاَّ أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ " .

مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ” سنو ، مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی ، قریب ہے کہ ایک آسودہ آدمی اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے کہے اس قرآن کو لازم پکڑو ، جو کچھ تم اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو ، اور جو اس میں حرام پاؤ ، اسی کو حرام سمجھو ، سنو ! تمہارے لیے پالتو گدھے کا گوشت حلال نہیں ، اور نہ کسی نوکیلے دانت والے درندے کا ، اور نہ تمہارے لیے کسی ذمی کی پڑی ہوئی چیز حلال ہے سوائے اس کے کہ اس کا مالک اس سے دستبردار ہو جائے ، اور اگر کوئی کسی قوم میں قیام کرے تو ان پر اس کی ضیافت لازم ہے ، اور اگر وہ اس کی ضیافت نہ کریں تو اسے حق ہے کہ وہ ان سے مہمانی کے بقدر لے لے ۔

سب سے پہلے میں پہلے راوی مقدام کو بیان کرتا ہوں، یہ شخص مقدام شام میں پیدا ہوا، اس کی پیدائش کا سال معلوم نہیں ہے لیکن اس کی وفات 87 ہجری میں ہوئی، وہ کبھی شام سے باہر نہیں گیا، بعض کتابوں میں اس کی عمر 91 سال بتائی گئی ہے؛ اس شخص مقدام نے کبھی رسول اللہ کو نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی۔
دوسرا راوی عبدالرحمٰن بن ابی عوف ہے، سال ولادت، سال وفات معلوم نہیں، لیکن ابن حبان کے صرف ایک اقتباس میں ان کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ اس نام کا ایک شخص حمص میں قاضی تھا۔
تیسرا راوی حریز بن عثمان ہے جو 80 ہجری میں پیدا ہوا اور 163 ہجری میں حمص شام میں فوت ہوا۔ اس شخص نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد 70 مرتبہ گالی دی اور ساتھ ہی علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت سے برے الفاظ استعمال کیے، یہ ناصبی ابلیس تھا۔

یہ روایت شامی جعلی حدیث کی ایک کلاسیکی مثال ہے۔